حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی
قبر کشمیر میں نہیں

اس موضوع پر آٹھ نادر و نایاب کتابوں اور رسالوں کا مجموعہ

مُرتّب

عبدالرحمٰن کوندو

جموں اینڈ کشمیر اسلامک ریسرچ سینٹر

ترتیب

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ
۱۔	پیش لفظ	عبدالرحمٰن کوندو	۴
۲۔	الخبر الصحیح عن القبر المسیح	علامہ ابراہیم میر سیالکوٹی	۲۵
۳۔	تردید قبر مسیح در کشمیر	منشی پیر بخش لاہوری	۴۹
۴۔	حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں	مولوی حبیب اللہ امر تسری	۱۱۱
۵۔	التعرف بیوذ آصف	مولانا محمد نورالحق علوی	۱۹۳
۶۔	حالات یوز آصف	مفتی محمد شاہ سعادت	۲۳۸
۷۔	مقبرۂ احمدیت	ابو ظفر ایم، اے گورگانی	۲۵۲
۸۔	شعلۃ النار اور مقبرہ خانیار	مولوی عبداللہ وکیل	۲۶۴
۹۔	سرینگر کشمیر اور مسیح قادیانی	پیر ابوالحسن غلام مصطفےٰ	۲۸۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

از عبدالرحمٰن کوندو

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۔ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔ (النساء۔۱۵۷۔۱۵۸)۔

یعنی حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ (یعنی یہودی اور عیسائی) حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں (کہ آیا وہ مصلوب و مقتول ہو کر ختم ہو گئے یا آسمان پر اُٹھا لئے گئے) ان کے پاس اس واقعہ کے بارے میں صحیح علم نہیں ہے صرف بے اصل اٹکلیں اور بے بنیاد قیاس آرائیاں ہیں (جن پر وہ چلتے ہیں)۔ صحیح اور یقینی بات یہ ہے کہ انہوں نے اُن کو قتل کیا ہی نہیں بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ پوری طاقت اور حکمت والا ہے (جس نے اپنی کامل قُدرت اور حکمت سے یہ سب کچھ کیا)۔

حیات ونزولِ عیسیٰؑ کا عقیدہ

حضرت عیسیٰؑ کی حیاتِ جسمانی اور نزول من السماء کا عقیدہ مسلمانوں کا کوئی اختلافی نہیں بلکہ پوری اُمت کا متفق علیہ عقیدہ ہے جو کہ قرآن، حدیث اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہے۔ حضورؐ اور صحابہ وتابعین کی سو سے زیادہ احادیث اس سلسلے میں وارد ہیں۔

چنانچہ امام ابوالحسن اشعری تحریر فرماتے ہیں کہ:

''اُمت (محمدیہ) کا اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اٹھالیا''۔ (کتاب الابانہ ص ۳۶ مطبوعہ حیدرآباد)۔

علامہ ابوحیان اندلسیؒ ابن عطیہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

اور اُمتِ (محمدیہ) کا (اس حقیقت اور عقیدہ پر) اجماع ہے جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں۔ اور وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔ (تفسیر البحرالمحیط ج ۲ ص ۴۷۳)۔

مشہور مفسرِ قرآن علامہ ابن کثیر تحریر فرماتے ہیں کہ:

وقد تواترت الاحادیث عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ اخبر بنزول عیسٰی علیہ السلام قبل یوم القیامۃ ۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۱۳۲)۔

یعنی احادیثِ متواترہ سے یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ رسول اللہؐ نے قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰؑ کے نازل ہونے کی خبر اُمت کو دی تھی۔

مُحدث شہیر مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں:

''اس تواتر کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کی پچاسوں کتابوں میں مختلف سندوں اور

مختلف عنوانات سے اتنے صحابہؓ کرام سے نزولِ مسیحؑ کی یہ حدیثیں روایت کی گئی ہیں جن کے متعلق (ان کی صحابیت سے قطع نظر کر کے بھی) از روئے عقل وعادت یہ شبہ نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے باہم کوئی سازش کر کے (نعوذ باللہ) حضورؐ پر یہ بہتان باندھا ہوگا یا حضورؐ کی بات سمجھنے میں ان سب سے غلطی ہوئی ہوگی۔ پھر اسی طرح ان صحابہ کرام سے روایت کرنے والوں اور پھر ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد ہر طبقہ اور ہر دور میں اتنی بڑھتی چلی گئی کہ خالص عقلی اور عادی طور پر ان کے متعلق بھی اس قسم کا کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔'' (قادیانی کیوں مسلمان نہیں ص ۸۰، مطبوعہ الفرقان بکڈپو لکھنو)۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے ردِ عیسائیت پر ''القول الصحیح لمن بدل دین المسیح '' کے نام سے چار جلدوں میں ایک محققانہ کتاب لکھی ہے۔ جو بقول مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ'' نہ صرف اس موضوع پر بلکہ خود امام ابن تیمیہؒ کی تصانیف میں ایک امتیازی مقام رکھتی ہے۔'' (تاریخ دعوت وعزیمت ج ۲ ص ۲۸۶)۔

اس کتاب میں آپ نے ضمناً حیات ونزولِ عیسیٰؑ پر بھی جگہ جگہ روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً ایک جگہ آپ لکھتے ہیں:۔

المسلمون يقولون انه ينزل قبل يوم القيامة (ج ۱ ص ۳۴۱)۔

یعنی مسلمان کہتے ہیں کہ وہ (حضرت عیسیٰؑ) قیامت سے پہلے (آسمان سے) اتریں گے۔

محدث جلیل علامہ قاضی محمد بن علی شوکانیؒ نے ''التوضيح فی تواتر ماجاء فی المنتظر والدجال والمسيح '' کے نام سے ایک مفید رسالہ لکھا ہے جس میں انہوں نے عقیدۂ نزولِ عیسیٰؑ کے سلسلے میں انتیس احادیث جمع کی ہیں۔ اس موضوع پر علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے بھی ''الاعلام بحكم عيسى عليه السلام '' کے نام سے ایک رسالہ

تحریر فرمایا ہے، جس میں آپ نے لکھا ہے کہ:

"ان عیسیٰ حین ینزل قرب القیامة یحکم بشریعة نبینا الخ"

(عقیدة الاسلام از مولانا انور شاہ کشمیری ص ۹) یعنی حضرت عیسیٰ جب قیامت کے قریب نازل ہونگے تو ہمارے نبیؐ کی شریعت کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے۔

اُمتِ مسلمہ کے اس متفق علیہ اور اجماعی عقیدہ سے مرزا غلام احمد قادیانی نے انکار کیا اور دعویٰ کیا کہ قرآن و حدیث میں جس مسیح کی آمد کا ذکر ہے وہ مسیح موعود تو میں ہوں اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کا انتقال ہو چکا ہے۔ وہ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے بلکہ وہ کشمیر کے محلہ خانیار میں مدفون ہیں۔ اور وہاں مقبرہ یوز آصف کے نام سے جو قبر موجود ہے حقیقت میں وہی حضرت عیسیٰ کی قبر ہے۔

مسئلہ وفات عیسیٰ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے خود مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں اور مختلف رسائل میں بے شمار مضامین بھی لکھے۔ اور ضمناً اپنی بعض دوسری کتابوں میں بھی اپنے اس عقیدے کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلے میں اس کی مندرجہ ذیل کتابیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں:۔

کُتبِ مرزا قادیانی

(۱) مسیح ہندوستان میں (۲) تحفہ گولڑویہ (۳) کتاب البریہ (۴) راز حقیقت (۵) ایام الصلح (۶) نور القرآن (۷) الہدیٰ (۸) ست بچن (۹) کشف الغطاء (۱۰) ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم (۱۱) تحفہ قیصریہ (۱۲) تذکرہ شہادتین (۱۳) کشتی نوح (۱۴) اعجاز احمدی (۱۵) نزولِ مسیح فی آخر الزمان (۱۶) شہادۃ القرآن علی مسیح الموعود فی آخر الزمان (۱۷) حقیقت الوحی آسمانی نشان فی تائید مسیح الزمان وغیرہ۔

مذکورہ بالا ان کتابوں کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی کے متبعین، متاثرین، حامیوں

اور دوسرے لوگوں نے بھی آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ میں من گھڑت تاویلات کر کے مرزا قادیانی کی تائید اور موافقت میں بے شمار گمراہ کن کتابیں، رسائل اور مضامین لکھے۔ جن کا شمار کرنا بھی ایک مشکل کام ہے۔ ذیل میں ان کتابوں میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جائے گا:۔

گمراہ کُن کتابیں

(۱) سیرت مسیح موعود از مولوی عبدالکریم قادیان (۲) مسیح کشمیر میں از محمد اسد اللہ قریشی کاشمیری مطبوعہ پاکستان ۱۹۷۸ء (۳) عسل مصفیٰ ۲ جلدیں از مرزا خدا بخش قادیانی (۴) وفاتِ مسیح ناصری از قرآن و حدیث از قمر الدین قادیانی (۵) المسیح الموعود والامام المہدی المسعود از نظام الدین، مبلغ جماعت احمدیہ کشمیر (۶) مسیح موعود از مولوی محمد علی قادیانی (۷) خلافت محمود و مصلح موعود از قاسم علی قادیانی۔ (۸) ۱۹۳۶ء میں مشہور قادیانی مبلغ مفتی محمد صادق نے ''قبرِ مسیح'' کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ کشمیری باشندے اصل میں بنی اسرائیلی ہیں۔

(۹) خواجہ نذیر احمد لاہوری نے انگریزی زبان میں ایک بڑی کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ہے:

"Jesus In Heaven On Earth"

۱۹۵۲ء میں پہلی مرتبہ یہ کتاب چھپ چکی ہے اور تب سے دنیا میں بار بار چھپ رہی ہے۔ خواجہ نذیر احمد مشہور قادیانی مبلغ خواجہ کمال الدین لاہوری کا بیٹا تھا جو پوری دُنیا میں قادیانیت کو پھیلانے کے سلسلے میں نمایاں کام کر چکا ہے۔ خواجہ نذیر احمد مذکور نے اپنی کتاب مرتب کرنے پر کافی محنت کی ہے۔ اور تمام شیطانی حربے استعمال کر کے قارئین کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے یہ نہایت ہی گمراہ کن کتاب ہے اور اسی وجہ

سے قادیانی پوری دنیا میں اس کو بڑے پیمانے پر پھیلا رہے ہیں۔ بہت سے پڑھے لکھے لوگ اس کتاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ ان لوگوں میں بڑے بڑے نام نہاد دانشور بھی شامل ہیں۔

(۱۰) اسی موضوع پر صوفی مطیع الرحمن بنگالی نے بھی ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے:

"The Tomb of Jesus "

یہ کتاب ۱۹۳۶ء میں نیویارک سے شائع ہو چکی ہے۔

(۱۱) مولوی جلال الدین شمس قادیانی نے "Where did Jesus die ?" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔

(۱۲) مرزا وسیم احمد قادیانی نے بھی

" Latest Findings about Jesus"

کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔

(۱۳) ۱۹۷۶ء میں ایک جرمن فلاسفر مسٹر فیبر قیصر (Andreas Feber Kaiser) نے " Jesus died in Kashmir" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ جس میں انہوں نے قادیانیوں کے موقف کی موافقت کی اور لکھا کہ حضرت عیسیٰ کشمیر میں آ کر فوت ہوئے اور ان کو بعد میں روضہ بل خانیار میں دفن کر دیا گیا۔ اس کتاب کے چھپنے کے بعد دنیا کے عیسائیوں میں بھی حضرت عیسیٰ کے بارے میں کافی بحث چھڑ گئی چنانچہ بہت سے عیسائی خانیار میں یہ مقبرہ دیکھنے کیلئے آنے لگے۔

(۱۴)۔ ایک روسی سیاح نوتوچ نیکولس (Notovitch Nicholas) نے بھی "The life of Saint Issa" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جو ۱۸۹۰ء میں نیویارک میں چھپ چکی ہے۔

(۱۵۔۱۶) ایڈیٹر اخبار "روشنی" سرینگر عزیز کشمیری نے اُردو میں "مسیح کشمیر میں" اور انگریزی میں "Christ in Kashmir" کے نام سے دو کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن اصل میں ان دونوں کتابوں کے بھی مباحث ہیر پھیر کر مفتی محمد صادق اور خواجہ نذیر احمد کی کتابوں سے ماخوذ ہیں۔ ان دو کتابوں کے علاوہ موصوف نے آج تک اپنے اخبار "روشنی" کے کئی خصوصی شمارے اس موضوع پر نکالے ہیں۔

(۱۷) ڈاکٹر عزیز احمد قریشی نے "اسرارِ کشمیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو ۱۹۶۴ء میں پہلی بار شائع ہو چکی ہے۔ اور اب "تاریخ تمدن کشمیر" کے نام سے بالکل یہی کتاب کشمیر کے ایک تاجر کتب نے چھاپ دی ہے۔

کتاب مذکور میں ڈاکٹر عزیز قریشی نے ایک لمبا چوڑا خواب گڑھ لیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خواب میں مجھے بتایا گیا کہ روضہ بل خانیار میں "یوز آصف" کے نام سے جو قبر موجود ہے وہ حضرت عیسیٰؑ کی قبر ہے۔ (ص ۳۹۵۔۴۰۰)۔

کتاب کے ص ۳۶۳ پر موصوف نے لکھا ہے کہ مجھے کشف سے کشمیر میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کے مقبروں کی اطلاع ملی۔

ڈاکٹر قریشی نے اس کتاب کے آخر پر کتابیات کی ایک لمبی چوڑی فہرست درج کی ہے، لیکن عملاً اس کی ساری "تحقیقات" کا انحصار مرزا قادیانی کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" مفتی محمد صادق کی کتاب "قبر مسیح" اور خواجہ نذیر احمد کی مذکورہ بالا کتاب پر ہے۔ چنانچہ عزیز قریشی نے خواجہ نذیر احمد اور مفتی محمد صادق وغیرہ شاطر قادیانیوں کی طرح یہ باتیں دہرائیں ہیں کہ چونکہ کشمیریوں اور بنی اسرائیل کے تہذیب و تمدن میں کافی مطابقت و مماثلت ہے۔ اس لئے کشمیری بنی اسرائیل نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ بطور ثبوت آپ نے لکھا ہے کہ کشمیر کے اکثر مقامات اور گاؤں کے نام عبرانی یا عبرانی زبان کے بہت قریب ہیں۔ کشمیر کی ذاتیں

اسرائیلی ذاتیں ہیں۔ یہاں کے روف، کھو، چپو، تابوت، ژچورو، لواس، قلچے، قصائی کی چھری اور دیگر بہت سی چیزوں کو اسرائیلی تہذیب وتمدن کے ساتھ مشابہت ہے۔ نیز کشمیری عموماً چربی اور گھی نہیں کھاتے اور یہی اسرائیلیوں کی بھی عادت ہے۔ وغیرہ

(۱۸) پروفیسر فدا محمد حسنین نے ایک غیر ملکی باشندے Dahan Levi کے ساتھ مل کر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے: "The Fifth Gospel" یعنی "پانچویں انجیل"۔ ۳۲۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۱۹۸۸ء میں پہلی بار چھپ چکی ہے۔

اس کتاب سے ظاہر ہے کہ مصنف کو سنت، سادھوؤں، فقیروں، بدھ لاماؤں اور مجذوبوں وغیرہ سے گہری عقیدت ہے اسلئے نندہ متو، لسہ متو، سلطان متو، سوامی لکشمن جو وغیرہ اس کی پسندیدہ شخصیات ہیں۔

مرحوم مقبول شاہ کرالہ واری نے کیا خوب کہا ہے ؎

چرس تے بنگہ چٹ یُس ننگہ پھیری
کرن تَس پٔتھ دٔپن بی گیہ فقیری

(یعنی چرس اور بھنگ پی کر جو شخص ننگا ہو کر پھرا کرے گا لوگ اس کے معتقد ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ یہ تو درویش ہے)۔

(۱۹) پروفیسر حسنین نے مذکورہ بالا کتاب کے علاوہ اس موضوع پر انگریزی زبان میں ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے:

"A Search for the historical Jesus"

۲۴۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۱۹۹۴ء میں پہلی دفعہ شائع ہوئی ہے۔

(۲۰)۔ پیام شاہجہان پوری نے اس موضوع پر "مسیح کی ہندی انجیل" کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے۔

(۲۱) کشمیر یونیورسٹی کے شعبۂ تاریخ کے سابق سربراہ ڈاکٹر محمد یاسین نے اپنی بیوی ڈاکٹر مادھوی یاسین کے اشتراک سے اس موضوع پر چالیس صفحات پر مشتمل انگریزی میں ایک کتاب مرتب کی ہے جس کا نام ہے:

"Rauzabal and other mysteries of Kashmir "

۱۹۷۲ء میں یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ اس کے خاتمہ (Epilogue) پر انہوں نے یہ مغالطہ انگیز نتیجہ نکالا ہے:۔

"The earthly remains of Jesus Christ lie buried in Srinagar, Kashmir. Truth has revealed itself. It will be the greatest injustice to Jesus to forsake him only because that it has been so far believed that he was in heaven *physically*. He is in heaven, no doubt, but *spiritually*." (Page-33)

اسلام دشمن طاقتوں کی پشت پناہی سے گذشتہ چند سالوں سے قادیانی پوری دنیا میں پھر سرگرم عمل ہو گئے ہیں اور چونکہ قادیانیت کی بنیاد ہی وفاتِ مسیح پر ہے۔ اسلئے اس موضوع پر یہ لوگ وقتاً فوقتاً کتابیں، پمفلٹ اور رسائل و جرائد وغیرہ چھاپتے رہتے ہیں۔

(۲۲) کچھ عرصہ قبل قادیانیوں نے ”حضرت مسیح مشرق میں“ کے نام سے بھی ایک کتاب شائع کی ہے۔

(۲۳) حال ہی میں انجمن احمدیہ قادیان نے ”جیزس اِن کشمیر“ (Jesus In Kashmir) کے نام سے انگریزی میں ایک کتابچہ شائع کیا ہے جسکو انہوں نے کشمیر میں وسیع پیمانے پر پھیلایا۔ اس کے ص ۱۸ پر لکھا ہے:۔

"Thus Jesus completed his mission, died a natural death and was buried in Srinagar, Kashmir. On Divine revelation and subsequent research, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Founder of the Ahmadiyya Movement, located his tomb in the ***Khanyar*** Street of the city of Srinagar where it can still be visited. This discovery has dispelled any doubts as to the fact that jesus did not die on the Cross and has removed all uncertaintly which had enshrouded the life of jesus for many centuries."

قادیانیت کے خلاف عُلماء اسلام کا جہاد

عُلمائے اسلام نے اپنے اپنے وقت میں تمام قادیانی کتابوں کا علمی محاسبہ کیا ہے اور ان کا دجل وفریب ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ آج تک علمائے حقانی نے ردِ قادیانیت کے موضوع پر بے شمار کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ یہاں ہم ذیل میں صرف ان مشہور کتابوں کے نام درج کر رہے ہیں جو یا تو صرف حیاتِ مسیحؑ ونزولِ مسیحؑ کے موضوع پر ہیں یا جن میں یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ سرینگر کے محلہ خانیار میں مقبرہ یوذ آسف کے نام سے جو مقبرہ موجود ہے اس کا حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے:۔

(۱) "الحق الصریح فی اثبات حیواۃِ المسیح" از علامہ مولانا محمد بشیر صاحب سہوانی (م ۱۳۲۶ھ)۔ یہ کتاب دراصل حیات وممات مسیحؑ پر علامہ سہوانی اور مرزا قادیانی کے درمیان ہوئے تحریری مناظرہ کی مفصل روئداد ہے۔ یہ مناظرہ ۱۸۹۱ء میں ہوا

ہے۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد نے شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلویؒ کو اشتہار کے ذریعہ مناظرہ کی دعوت دی تھی۔ علامہ سہسوانی بھوپال سے دہلی تشریف لائے اور مرزا قادیانی سے حضرت عیسیٰؑ کے رفع مع الجسد کی عالمانہ بحث کی اور مرزا کو دہلی سے بھاگ جانے پر مجبور کیا۔ یہ کتاب اب نایاب ہے۔ جامعہ سلفیہ بنارس کے ریکٹر محترم مولانا ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری صاحب نے از راہ کرم مجھے اس نادر کتاب کی فوٹو اسٹیٹ کاپی فراہم کی۔

(۲) "الخطاب المليح فی تحقيق المهدی والمسيح" از مولانا اشرف علی تھانویؒ۔

منشی کرم خان نامی کسی صاحب نے ۱۹۰۳ء میں حضرت تھانویؒ کی خدمت میں ایک سوالنامہ بھیجا تھا جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ان اقوال کو درج کیا گیا تھا جن میں مرزا نے حیات ونزول عیسیٰؑ کے متواتر عقیدہ سے انکار کیا ہے اور حضرت عیسیٰؑ کی وفات پر استدلال کیا ہے۔ اس رسالہ میں سائل مذکور کے ان تمام سوالات کے حضرت تھانویؒ نے تسلی بخش جوابات دیے ہیں اور رسالہ کے آخر پر قادیانیت کی تردید میں حضرت تھانویؒ نے ایک مختصر مضمون کا اضافہ بھی کیا ہے۔

پہلے سوال کے جواب میں حضرت تھانویؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"ربوہ کی تفسیر دمشق یا فلسطین یا بیت المقدس غرض ملک شام کے کسی مقام سے کی گئی ہے۔ کشمیر سے کرنے کی کوئی دلیل نہیں اور علی السبیل التنزل کہتا ہوں کہ اگر کشمیر تشریف لانا مان لیا بھی جاوے تو اس کی اصل مدعای منکر رفع جسمانی الی السماء سے کیا تعلق ہے؟ کیا سفر کشمیر کے بعد وہاں سے جانا اور پھر مرفوع الی السماء ہونا ممتنع ہے؟ رہا دعویٰ وہاں قبر ہونے کا محض بے اصل ہے۔ تخمین وقیاسات واقوالِ حکایات کا بمقابلہ دلائل شرعیہ کوئی اعتبار نہیں۔" (ص۴)۔

یہ کتاب بھی اب نایاب ہے دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے کتب خانہ سے راقم نے اس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی حاصل کی ہے۔

(۳) "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" از علامہ انور شاہ کشمیریؒ۔ اس کتاب کو چند سال قبل حواشی و شرح کے ساتھ حلب شام کے ایک بڑے عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ نے بیروت سے چھپوا کر شائع کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ حیات و نزول مسیح پر یہ ایک اہم کتاب ہے۔

(۴) "عقیدۃ الاسلام فی حیواۃ عیسیٰ علیہ السلام" از علامہ انور شاہ کشمیریؒ۔

(۵) "تحیۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام" از مولانا انور شاہ کشمیریؒ۔

(۶) "توضیح الکلام فی اثباتِ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام" از مولانا نظام الدین صاحب کوہائی۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مرزائیوں کے ہر شبہ کا جواب مرزائی مُسلمات سے دیا گیا ہے۔

(۷)۔ "العبرۃ الناظرۃ فی نزول عیسیٰ علیہ السلام قبل الآخرۃ" (عربی)۔ از علامہ زاہد الکوثری مصری (۸) "کلمۃ اللہ فی حیاۃ روح اللہ" (اردو) از مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔ اس کتاب پر علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی تقریظ بھی ہے۔

(۹) "الجواب الفصیح لمنکر حیات المسیح" از مولانا بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی۔ اس موضوع پر یہ ایک بے نظیر کتاب ہے جس میں عالمانہ اور فاضلانہ انداز سے قادیانی دلائل کا رد کیا گیا ہے۔ مصنف چونکہ علامہ کشمیریؒ کے خاص شاگرد تھے۔ اس لئے یہ کتاب علامہ کشمیری کے علوم کی آئینہ دار ہے۔ کتاب کا زیادہ تر حصہ لفظ توفی (وفات) کی

تفسیر و تشریح پر مشتمل ہے۔

(۱۰۔۱۱) نزول عیسیٰ از مولانا بدر عالم میرٹھی۔ اصل میں آپ نے اپنی شاہکار تصنیف "ترجمان السنۃ" حصہ سوم کے ایک باب میں حضرت عیسیٰ کی رفع جسمانی اور نزول من السماء کے بارے میں ایک مفصل اور محققانہ مضمون لکھا ہے جو بعد میں پاکستان سے اس نام سے چھپا ہے۔ سید عقیل محمد نے انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ کیا ہے جو "Descension of Jesus Christ" کے نام سے ۱۹۶۳ء میں کراچی پاکستان سے نہایت اہتمام کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ مدینہ منورہ میں مولانا بدر عالم صاحبؒ کے صاحبزادے مولانا آفتاب عالم میرٹھی حفظہ اللہ نے ازراہ کرم احقر کو اس کا ایک نسخہ ہدیۃً عنایت فرمایا۔ *

اس کتاب میں مولانا بدر عالم صاحب نے منکرینِ حیاتِ مسیح کے تمام اعتراضات اور شکوک و شبہات کے نہایت کافی مسکت جوابات دیے ہیں۔

(۱۲) مسیح موعود کی پہچان۔ از مولانا مفتی محمد شفیع (سابق مفتی اعظم پاکستان) (۱۳) مسئلہ نزول مسیح و حیات مسیح از مولانا محمد منظور نعمانی۔ یہ ایک بے نظیر رسالہ ہے جس میں مسئلہ حیاۃ و وفات عیسیٰ کو سادہ الفاظ میں ذہن نشین کیا گیا ہے۔ عوام و خواص دونوں طبقوں کیلئے یہ نہایت مفید رسالہ ہے۔ (۱۴) علامات قیامت اور نزول مسیح۔ از مولانا محمد رفیع عثمانی۔ (۱۵) تفضیح الدجال۔ از سید الفت حسین صاحب شکار پوری، (۱۶) "الابطال لاستدلال الدجال"۔ از مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری (۱۷) "القول الصحیح فی مکاید المسیح" از مولانا محمد سہول صاحب۔ یہ دراصل ایک طویل فتویٰ ہے جس پر تمام اکابر دیوبند کے علاوہ مشاہیر علماء ہند کے دستخط ثبت ہیں۔ (۱۸) کتاب الظہور بکمل عرف "قیام مہدی و نزول عیسیٰ علیہ السلام"۔ از شیخ صوفی اللہ دتا نقشبندی المجددی۔

(۱۹) "حقیقت المسیح و معیار المسیح"۔ از مولانا سید ابو احمد رحمانی کانپوری (۲۰) ارشاد

النبی فی احوال المہدی والمسیح۔ از شاہ محمد مراد ہاشمی ملتانی (۲۱) ''بالالہام تصحیح فی اثبات حیاۃ المسیح '' از مفتی محمد پیر غلام رسول، (۲۲) حیات مسیح از قاضی اشرف حسین رحمانی (۲۳) ''اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح '' از مولانا محمد اسماعیل۔ اس کتاب میں حیات ونزول مسیح پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

(۲۴) ''القول المُبرم فی حیاتِ المسیح بن مریم '' از مولانا محمد علی رضا رامپوری۔ اس کتابچہ میں مصنف نے متعدد آیات واحادیث کی دلنشین تشریح کی ہے اور پُر زور الفاظ میں مرزا قادیانی کے مزعومات باطلہ کا رد کیا ہے۔

(۲۵) ''شمس الہدایت فی اثبات حیاۃ المسیح '' (اردو) از پیر مہر علی شاہ۔ اس کتاب میں آپ نے مرزا کا طلسم پاش پاش کر دیا ہے۔ (۲۶) ''سیف چشتیائی'' از پیر مہر علی شاہ۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اپنی تفسیر بیان القرآن میں لکھا ہے کہ حیات وموت عیسوی کی بحث میں سیف چشتیائی قابل مطالعہ ہے۔ (۲۷) ''المسیح الدجال'' ۔ از ڈاکٹر عبدالحکیم خان۔ اس میں فاضل مصنف نے قادیانیت کے تار و پود بکھیر کر رکھ دئے ہیں اور مرزا اور اس کے مزعومات باطلہ کا پوری طرح محاسبہ کیا ہے۔ (۲۸) ''ھدایۃُ الممتری عن غوایۃُ المفتری '' از مولانا عبدالغنی پٹیالوی ثم شاہجہاں پوری (۲۹) ''حصول الامانی فی الردّ تلبیس القادیانی '' از مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ (پاکستان)۔ یہ کتاب ''رد مرزائیت کے زریں اصول'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے چوتھے باب میں موصوف نے رفع ونزول حضرت عیسیٰؑ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

(۳۰) ''الدلائل الباھرہ فی نزولِ عیسیٰؑ بن مریم الطاھرہ '' از مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی۔ اس کتاب میں حضرت عیسیٰؑ کی حیات اور آپ کے نزول کے عقیدہ پر ان بزرگوں کے بیانات نقل کئے گئے ہیں جن کے علم وفضل کا مرزا غلام احمد قادیانی بھی قائل

ہے۔

(۳۱) پاکستان کے مشہور اہل قلم ڈاکٹر محمود احمد غازی نے اس موضوع پر انگریزی زبان میں ایک اچھی کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے:۔

" Second Coming of Jesus Christ "

(۳۲) شہادۃ القرآن ۲ رجلدیں از علامہ ابراہیم میر سیالکوٹیؒ۔ یہ اپنے موضوع پر ایک منفرد اور لاجواب کتاب ہے۔ اسی لئے دارالعلوم دیوبند کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔

(۳۳)۔ کسر الصلیب از مولانا ابراہیم میر سیالکوٹیؒ۔ یہ بھی اس موضوع پر ایک اہم کتاب ہے۔

(۳۴)۔" الخبر الصحیح عن القبر المسیح "از علامہ ابراہیم میر سیالکوٹی۔ موضوع زیر بحث پر یہ مولانا کا ایک اہم رسالہ ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر اور آپ کے مدفن مقدس کے متعلق قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور اقوال سلف سے مدلل بحث کر کے مرزا قادیانی کے اس قول کہ" حضرت عیسیٰؑ کی قبر کشمیر کے شہر سرینگر میں ہے" کی پرزور تردید کی گئی ہے۔ یہ رسالہ آج کل نایاب ہے۔ مرحوم مولانا محمد نور الدین صاحب کے فرزند برادرم مولوی منظور احمد سلمہٗ نے از راہ کرم احقر کو اس نادر رسالہ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی عنایت فرمائی۔

علامہ ابراہیم میر سیالکوٹیؒ متحدہ ہند کے صوبہ پنجاب کے مایہ ناز مفسر و محدث تھے۔ آپ کا شمار اپنے وقت کے عظیم ترین علماء میں ہوتا ہے۔ آپ شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلویؒ کے شاگرد رشید تھے۔ تمام گمراہ فرقوں کے خلاف آپ نے عمر بھر جہاد کیا۔

(۳۵۔۳۶۔۳۷)۔ میاں پیر بخش لاہوری نے اس موضوع پر کئی مفید رسالے لکھے ہیں۔ جن میں" الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح "،" رفع حضرت

عیسیٰؑ و ابطال وفاتِ مسیح "اور" تردیدِ قبرِ مسیح در کشمیر" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ "تردید قبر مسیح در کشمیر" کے نام سے آپ کے تین مضامین آپ کے ماہواری رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں جو بعد میں "تحقیقِ صحیح فی تردید قبر مسیحؑ" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کئے گئے۔ یہ رسالہ بھی اب نایاب ہے۔ محترم مولانا محمد مرغوب الرحمٰن صاحب (مہتمم دارالعلوم دیوبند) نے از راہِ کرم راقم کو اسکی ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی عنایت فرمائی۔

(۳۸) "حضرت مسیحؑ کی قبر کشمیر میں نہیں" از مولوی حبیب اللہ امرتسریؒ۔ یہ موضوع زیر بحث پر ایک نہایت ہی عالمانہ اور محققانہ کتاب ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ ترجمہ قرآن از شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے حاشیہ پر رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِينٍ کی تشریح فرمانے کے بعد رقمطراز ہیں:۔

"اگر اس قبر کی تحقیق مطلوب ہو اور یہ کہ "یوذ آصف" کون تھا تو جناب منشی حبیب اللہ صاحب امرتسری کا رسالہ دیکھو جو خاص اسی موضوع پر نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھا گیا ہے اور جس میں اس خیال کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ عن سائر المسلمین احسن الجزا" (فوائد عثمانی ص ۴۵۹ مطبوعہ مدینہ منورہ)۔ یہ رسالہ بھی اب نایاب ہے۔ برادرم محترم مولوی رحمت اللہ میر قاسمی نے از راہِ کرم احقر کو اس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی عنایت فرمائی۔

(۴۰) حلیہ مسیحؑ مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ از مولوی حبیب امرتسریؒ۔ یہ بھی رفع و نزولِ عیسیٰؑ پر ایک مفید رسالہ ہے۔ ۱۳۵۳ھ میں پہلی مرتبہ شائع ہوا ہے۔ (۴۱) حضرت عیسیٰؑ کا رفع اور آمد ثانی حافظ ابن تیمیہ حرانی کی زبانی۔ از مولوی حبیب اللہ امرتسریؒ۔

(۴۲) حضرت عیسیٰؑ کا حج کرنا اور مرزا قادیانی کا حج کے بغیر مرنا۔ از مولوی حبیب اللہ امرتسریؒ۔

(۴۳) نزول المسیح حصہ اول از مولوی حبیب اللہ امرتسریؒ۔ طبع اول امرتسر ۱۳۵۲ھ۔

اس رسالہ میں آیت وعندہٗ علم السّاعۃ کی تفسیر کرتے ہوئے احادیث رسولؐ، اقوال الصحابہ وتابعین سے قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے نازل ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اور مرزا کے دعویٰ کی تردید کی گئی ہے۔ ۱۳۵۳ھ میں پہلی مرتبہ شائع ہوا ہے۔

(۴۴)۔ "سرینگر کشمیر اور مسیح قادیانی"۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کے کشمیر میں دفن ہونے کے انکار پر ایک مختصر سا رسالہ ہے جو مولانا پیر ابوالحسن غلام مصطفےٰ صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس رسالہ کو ۱۹۰۲ء میں محمد عبدالعزیز خواجہ دبیر انجمن نصرۃ الحق حنیفہ امرتسر نے شائع کیا ہے۔ اس تاریخی رسالہ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی احقر کو محترم شبیر احمد خان میواتی (مالک ندوۃ المعارف لاہور پاکستان) نے عنایت فرمائی ہے۔ *

(۴۵)۔ تعرف یوز آسف۔ از مولانا محمد نورالحق علوی۔ یوز آسف کے موضوع پر یہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد اور محققانہ رسالہ ہے جو تحقیق کے نئے گوشے کھولتا ہے۔ یہ رسالہ آج کل نایاب ہے۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے استاذ تفسیر محترم مولانا محمد عارف سنبھلی نے از راہ کرم اس رسالہ کی ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی عنایت فرمائی۔ *

(۴۶) حالات یوز آسف۔ یہ مورخ کشمیر اور صاحب تصانیف کثیرہ مفتی محمد شاہ سعادت کا چند ورقی رسالہ ہے جو انہوں نے خواجہ اعظم دیدہ مری کی مشہور تاریخ "تاریخِ اعظمی" کی ایک مغالطہ آمیز عبارت کی وضاحت میں لکھا ہے۔ جس عبارت کی آڑ میں مرزا قادیانی اور اس کے متبعین مقبرہ یوز آسف کے بارے میں غلط فہمی پھیلانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ رسالہ بھی مرور زمانہ کے ساتھ اب نایاب ہو چکا ہے۔ کشمیر یونیورسٹی کی ریسرچ لائبریری میں اس کا ایک بوسیدہ نسخہ موجود ہے۔

(۴۷) مقبرہ احمدیت۔ از ابوظفر ایم، اے گورگانی۔ اس نایاب رسالہ میں کشمیر کے عمائدین، علماء اور خانیار سرینگر کے مقامی باشندوں نے اپنے اپنے بیانات میں واضح کیا ہے

کہ مقبرہ یوز آسف کو آج تک کسی نے مقبرہ حضرت عیسیٰ نہ کہا اور نہ سمجھا ہے۔

رسالہ شعلۃ النّار

(۴۸) شعلۃ النار اور مقبرۂ خانیار۔ از مولوی عبداللہ وکیل۔ یہ چھوٹا رسالہ اسی مولوی عبداللہ وکیل کا ہے جس کو مرزا قادیانی نے مقبرہ یوز آسف واقع سرینگر کی تحقیق کا کام سونپ دیا تھا۔ جبکہ وکیل موصوف مرزا کا زبردست معتقد تھا۔ اسی شخص نے مقبرہ یوز آسف کے متعلق تاریخ اعظمی کی ایک مبہم عبارت پر عمائدین شہر سرینگر کے دستخط کروا کرایک محضر نامہ تیار کیا اور اسے مرزا غلام احمد کے پاس قادیان بھیج دیا۔ جس میں مرزا قادیانی نے تحریف کر کے اپنی عربی کتاب ''الھدیٰ وتبصرۃ لمن یریٰ'' میں شامل کیا اور اسے وسیع پیمانے پر چھپوا کر عرب ممالک میں بھیج دیا۔ جس سے پوری دنیا میں مقبرہ یوز آسف کے بارے میں غلط فہمی پیدا ہوگئی۔ حتیٰ کہ علامہ رشید رضا مصری (شاگرد مفتی محمد عبدہٗ) جامعہ ازہر مصر کے شیخ شلتوت اور مشہور نو مسلم محمد اسد بھی غلط فہمی سے نہ بچ سکے۔ بعد میں وکیل موصوف نے قادیانیت ترک کر کے بہائیت قبول کی اور قادیانیت کی تردید میں کئی رسالے لکھ دیئے جو آج کل نایاب ہیں۔ ''شعلۃ النار'' نامی رسالہ بھی مولوی عبداللہ وکیل نے اسی دور میں لکھ دیا ہے جس میں آپ نے لکھا ہے کہ خانیار میں حضرت مسیح کا مقبرہ موجود ہونا ایک بے بنیاد بات ہے۔ اس رسالہ کے ص ۳ پر وکیل موصوف نے لکھا ہے کہ ''کشمیر کے مسلمان سنی و شیعہ ابتداء سے یہی مانتے ہیں کہ مسیح آسمان پر ہے۔ وہ احمدیت (قادیانیت) کے دشمن ہیں۔ کبھی کسی مسلمان نے نہیں کہا اور نہ کہہ سکتا ہے کہ خانیار کا مقبرہ عیسیٰ کا ہے۔''

چونکہ یہ رسالہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے اس لئے اس کو من و عن شامل مجموعہ ہذا کیا گیا لیکن اس کے تمام مندرجات سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔

مولوی عبداللہ وکیل

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کشمیر میں قادیانیت کو پھیلانے میں زیادہ تر عبداللہ لون المعروف بہ مولوی عبداللہ وکیل کی کوششوں کا ہی عمل دخل رہا تھا۔ چنانچہ مفکر کشمیر مولانا محمد سعید مسعودیؒ اس شخص کا تعارف کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''شوپیان سے کافی فاصلے پر (تحصیل کولگام میں) ناسنور گاؤں ہے یہ شخص وہاں کا رہنے والا تھا اس کو نئے سے نیا مذہب اختیار کرنے کی عادت تھی۔ ابتداء حنفی المذہب تھا۔ مولوی حسین شاہ بٹلکو صاحب کے اثر سے اہل حدیث بنا۔ اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ایک طویل عرصہ تک عبداللہ وکیل مولوی حسین صاحب سے قرآنی علوم کی تعلیم حاصل کر کے اچھا خاصا مولوی بن گیا اور جماعت اہل حدیث کا دائرہ شوپیان اور آس پاس کے علاقہ میں پھیلانے میں حسین صاحب کا دستِ راست ثابت ہوا۔ اسی اثناء میں اس نے وکالت کا امتحان بھی پاس کرلیا۔

اسی دور میں مولوی حکیم نورالدین (جن کا مہاراجہ رنبیر سنگھ کا معالج ہونے کی وجہ سے ریاست میں آنا جانا تھا) سے اس کی رسائی ہوگئی۔ تو اس نے اس کو قادیان لے جا کر مرزا غلام احمد قادیانی سے ملایا وہاں عبداللہ وکیل نے بیعت کرلی اور واپس آ کر قادیانیت پھیلانی شروع کی۔ غرض حکیم نورالدین کے اثر سے وہ قادیانی بنا۔

جو لوگ اس کے اثر سے اہل حدیث بنے تھے ان میں سے اچھی خاصی تعداد کو اس نے از سر نو متاثر کر کے علاقہ میں قادیانیت کا فتنہ کھڑا کرنے میں کامیابی حاصل کرلی۔ ناسنور کے مرزائی بھی اس کے بنائے ہوئے تھے۔

مولوی عبداللہ وکیل کے ساتھ مولانا انور صاحب شوپیانی رحمتہ اللہ علیہ کی علمی کشمکش

اور اختلافات جانے پہچانے امور ہیں جن کے بارے میں مولانا انور شوپیانی کے فرزندوں اور پوتوں کی زبان سے اور ان کے ہاں موجود مطبوعہ وغیر مطبوعہ تحریرات سے ایک مستقل کتاب مرتب ہوسکتی ہے۔

حکیم نورالدین کی وفات کے بعد وہ (لاہوری مرزائیوں) مولوی محمد علی لاہوری اور خواجہ کمال الدین کے اثر سے لاہوری مرزائی بنا۔ ۱۹۳۱ء کے بعد اپنی ذہنی کشمکش سے مرزائیت سے بیزار ہوگیا اور لاہور کے ایک سکھ بہائی سے متاثر ہوکر بہائی بنا۔ بہائیت کا شکار ہونے کے وقت اس کی عمر نوے سال کو پہنچ چکی تھی اور موت سے قبل کے برسوں میں وہ اپنی زیرکی اور ذہانت کھو بیٹھا تھا اور بہکی بہکی باتیں کرنے کی وجہ سے ایک حواس باختہ پیر فرتوت شمار ہوتا تھا اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے بیچارے کا خاتمہ الحاد اور لاادریت پر ہوا۔ (اعاذنا اللہ تعالیٰ منہا بفضلہ)۔

مولانا محمد سعید سعودی، مولانا محمد انور شوپیانی، مولانا عبدالغنی شوپیانی، میرواعظ مولانا عتیق اللہ، میرواعظ مولانا محمد یوسف شاہ، مولانا عبدالکبیر، مولانا سید میرک شاہ اندرابی، مولانا حسین شاہ وفائی، مولانا غلام نبی مبارکی، مولانا محمد قاسم شاہ بخاری، مولانا عبدالرحمٰن نوری، مولانا محمد نورالدین اور دیگر بہت سے علماء کرام نے مولوی عبداللہ وکیل کے ساتھ علمی سطح پر زبردست مقابلہ کیا ہے یہاں تک کہ بالآخر وہ اپنے مقاصد میں ناکام ہوچکا۔

مذکورہ بالا بزرگوں میں سے مرحوم مولانا محمد نورالدین (مدفون جنت البقیع) مقبرۂ یوز آصف کی حقیقت اور مرزا قادیانی کی کذب بیانی پر ایک کتاب بھی مرتب فرمارہے تھے جو افسوس ہے کہ ان کی زندگی میں پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکی۔

کتاب ہذا کی ضرورت

چونکہ کچھ عرصہ سے کشمیر میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں اور وہ عقیدۂ حیات ونزول عیسیٰ کے بارے میں عامۃ المسلمین کو پھر گمراہ کر رہے ہیں اس لئے ضرورت محسوس کی گئی کہ اس موضوع اور مقبرۂ یوز آصف کی حقیقت پر مبنی ایک تحقیقی کتاب منظر عام پر لائی جائے۔ چنانچہ اس عاجز نے کافی غور خوض کے بعد آٹھ اہم مطبوعہ لیکن نایاب رسائل کا انتخاب کیا۔ فی الحال مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے جھوٹ کو بے نقاب کرنے کیلئے ان ہی آٹھ رسالوں کو من وعن یکجا کر کے شائع کرنے پر اکتفا کیا گیا۔ لیکن ابھی موضوع زیر بحث کے کئی مخفی گوشوں پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کتاب کی دوسری جلد میں اس موضوع پر مزید معلوماتی مواد پیش کیا جائے گا۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مجموعہ ہذا میں شامل مقالہ نگاروں کی آراء سے راقم الحروف کا صد فی صد متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

آخر پر دُعا ہے کہ ربِ کریم اس کتاب کو اپنے بندوں کیلئے نفع مند بنائے۔ (آمین)۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

آپ کی نیک دعاؤں کا محتاج اور طلب گار

عبدالرحمٰن کوندو

تحریر: ۱۲ / نومبر ۲۰۰۰ء

خادم جموں اینڈ کشمیر اسلامک ریسرچ سینٹر